۱۲۵۳۱

وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا

دستورِ العمل

جمعیۃ علمائے ہند

۱۳ ۶۷ھ

یعنی

اُصول اساسی و مقاصد و ضوابط

منظور شدہ اجلاس مجلسِ مرکزیہ جمعیۃ علمائے ہند

منعقدہ

۱۵/۱۶/۱۷ جمادی الاخری ۶۷ھ مطابق ۲۶/۲۷/۲۸ اپریل ۴۸ء بمقام بمبئی

جسکو

حسب فرمایش حضرت مولانا محمد حفظ الرحمٰن صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علمائے ہند

(مولانا) محمد میاں ناظم جمعیۃ علمائے ہند نے

ہمدرد پریس دہلی میں چھپوا کر شائع کیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ حق حمدہٖ ونصلی علیٰ رسولہٖ وعبدہٖ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

اصول اساسی

مبادیات

دفعہ (۱) اس جمعیۃ کا نام "جمعیۃ علماء ہند" ہوگا۔

دفعہ (۲) (الف) اس جمعیۃ کا دائرۂ عمل تمام ہند (انڈین یونین) کو شامل ہوگا۔

(ب) اور بلحاظ تبلیغ واتحاد عالم اسلامی بیرون ہند تک وسیع ہوسکیگا۔

اغراض و مقاصد

دفعہ (۳) (الف) اسلام، مرکز اسلام، اور شعائر اسلام کی حفاظت اور اسلامی تہذیب وتمدن کو نقصان پہنچانے والے اثرات کی مدافعت۔

(ب) مسلمانوں کے مذہبی۔ تمدنی اور تعلیمی حقوق وفرائض کی تحصیل وحفاظت۔

(ج) ملت اسلامیہ کی شرعی تنظیم اور محاکم شرعیہ کا قیام۔

(د) مسلمانوں کی مذہبی، تعلیمی، اخلاقی، معاشرتی۔ اصلاح اور حسب استطاعت اسلامی تبلیغ واشاعت۔

(ہ) اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تمام فرقوں کے درمیان میل جول اور اقوام عالم کے ساتھ خوشگوار تعلقات کے استحکام کی سعی کرنا۔

(و) علوم عربیہ و اسلامیہ کا احیاء اور زمانہ حال کے مقتضیات کے مطابق نظام تعلیم کی اصلاح۔

(ز) ایسے اداروں کا قیام جو مسلمانوں کی تعلیمی اور ثقافتی زندگی کی ترقی و استحکام کا ذریعہ ہوں۔

نظام ترکیبی

ابتدائی ممبری

دفعہ (۴) ہر وہ عاقل و بالغ مسلمان جمعیۃ کا ممبر ہو سکتا ہے جس کو جمعیۃ علماء کے اغراض و مقاصد سے کلیتہً اتفاق ہو۔

دفعہ (۵) ہر ابتدائی ممبر کے لئے سالانہ ۴ر فیس ممبری دے کر ممبری کے فارم پر دستخط کرنا لازمی ہوگا۔

جمعیۃ علمائے ضلع

دفعہ (۶) جس مقام پر کم از کم سو ابتدائی ممبر ہوں وہاں جمعیۃ علماء قائم کی جا سکتی ہے۔ اس کی مجلس منتظمہ کا انتخاب ابتدائی ممبر کریں گے۔

البتہ دیہات میں صرف پچیس ابتدائی ممبر جمعیۃ علماء کی شاخ قایم کرنے کے لیے کافی ہو سکتے ہیں مگر مرکزی جمعیۃ علماء ہند کی اجازت شرط ہوگی۔

دفعہ (۷) جس ضلع میں ایک سے زیادہ جمعیۃ علماؔ کی شاخیں ہوں وہ سب مل کر جمعیۃ علماؔ ضلع قایم کریں گی۔

دفعہ (۸) جمعیۃ علماؔ ضلع کے ارکان کا انتخاب ماتحت جمعیتوں کی مجالس منتظمہ کے ارکان کریں گے۔

دفعہ (۹) جس صوبہ میں کوئی ضلع نہ ہو وہاں جمعیۃ علمار علاقہ کو جمعیۃ علمار ضلع کی حیثیت حاصل ہوگی۔

دفعہ (۱۰) جمعیۃ علمار ضلع کی مجلس منتظمہ کے ارکان کی تعداد کم از کم اکیس ۲۱ ہوگی البتہ جس صوبہ میں جمعیۃ علمار حلقہ کو جمعیۃ علمار ضلع کی حیثیت دی گئی ہو اس کی مجلس منتظمہ کے ارکان کی کم از کم تعداد (۹) ہوگی۔

دفعہ (۱۱) جمعیۃ علمار ضلع کا دفتر ضلع کے صدر مقام میں ہوگا۔ مخصوص اور اہم حالات کے پیش نظر جمعیۃ علماؔ ضلع کا دفتر ضلع کے صدر مقام سے بدلا جا سکتا ہے! مگر شرط یہ ہے!

(الف) اس تبدیلی کا ذکر ایجنڈے میں کیا گیا ہو۔

(ب) مجلس منتظمہ کے ارکان حاضر کی ۲/۳ اکثریت اس تبدیلی کا فیصلہ کرے۔

دفعہ (۱۲) جب تک کسی ضلع میں صرف ایک جمعیۃ علمار ہو وہ عارضی طور پر جمعیۃ علمار ضلع کے فرائض انجام دے گی۔ مگر شرط یہ ہے کہ ایک سال کے اندر ماتحت جمعیتیں قایم کر کے دفعہ ۸ کے بموجب باضابطہ انتخاب کرائے۔

دفعہ (۱۳) مجلس منتظمہ ضلع۔ اپنے ممبران میں سے اپنے عہدیداران کا انتخاب کریگی اور اپنی مجلس عاملہ بنائے گی۔ جس میں صدر و ناظم کا شامل ہونا ضروری

ہوگا۔ مجلس عاملہ کے ارکان کی تعداد خود مجلس منتظمہ مقرر کرے گی۔
دفعہ (۱۴) جمعیۃ ضلع اپنے حلقۂ اثر میں جمعیۃ کی شاخیں قایم کرے گی۔

جمعیۃ علمار صوبہ

دفعہ (۱۵) ہر صوبہ میں ایک جمعیۃ علمار صوبہ ہوگی۔ جس کے ارکان کی تعداد کم سے کم چالیس ہوگی۔ اراکین صوبہ کا انتخاب اضلاع کی جمعیتیں کریں گی۔ جمعیۃ علمآ صوبہ میں ایک تہائی علمآ کا ہونا ضروری ہوگا۔
دفعہ (۱۶) جمعیۃ علمار صوبہ کے اراکین کا انتخاب ابتدائی ممبران کے مندرجہ ذیل تناسب سے کیا جائے گا۔

صوبہ متحدہ آگرہ واودھ میں ایک ہزار ابتدائی ممبران پر جمعیۃ علمار صوبہ کا ایک رکن

صوبہ بہار و مغربی بنگال میں	۷۰۰	〃	〃	〃	〃	〃	۱	〃
〃 مدراس	۵۰۰	〃	〃	〃	〃	〃	۱	〃
〃 بمبئی کرناٹک مہاراشٹر	۲۵۰	〃	〃	〃	〃	〃	۱	〃
〃 سی پی وبرار	〃	〃	〃	〃	〃	〃	۱	〃
〃 آسام	〃	〃	〃	〃	〃	〃	۱	〃
〃 اڑیسہ و دہلی	۱۲۵	〃	〃	〃	〃	〃	۱	〃
〃 مشرقی پنجاب	〃	〃	〃	〃	〃	〃	۱	〃
〃 اجمیر وراجپوتانہ	〃	〃	〃	〃	〃	〃	۱	〃
〃 گجرات، کاٹھیاوار	〃	〃	〃	〃	〃	〃	۱	〃

صوبہ کچھ دریا ستہائے متعلقہ میں ۱۲۵ ابتدائی ممبران پر جمعیۃ علماء صوبہ کا ایک رکن
دفعہ (۱۷) جمعیۃ علماء صوبہ اپنے عہدہ داران کا انتخاب خود کرے گی۔ جمعیۃ
صوبہ کے صدر اور ایک ناظم کا عالم ہونا ضروری ہوگا۔
(تشریح) عالم سے مراد ہر وہ مسلمان ہے جس نے کسی باقاعدہ مدرسہ عربیہ
میں یا کسی مستند عالم دین سے یا ذاتی مطالعہ سے علوم عربیہ اسلامیہ کی تکمیل
کی ہو۔ ثبوت کے لئے نقل سند یا ایسے دو مستند عالموں کی تصدیق کافی
ہوگی جو جمعیۃ علماء کے رکن ہوں۔
دفعہ (۱۸) جمعیۃ صوبہ اپنی سہولت کار کے لئے ایک جماعت عاملہ بنائیگی۔
اور اُس کے ممبران کی تعداد کا تعین خود کرے گی۔

مرکزی جمعیۃ علماء ہند

دفعہ (۱۹) تمام ہند کے لئے ایک مرکزی جمعیۃ علماء ہند ہوگی جو صوبائی جمعیتوں
اور ریاستہائے ہند سے منتخب ہو کر آتے ہوئے اراکین اور دفعہ ۲۲ کے بموجب نامزد
مشاہیر پر مشتمل ہوگی۔ جمعیۃ مرکزیہ میں نصف علماء کا ہونا ضروری ہے۔ صدر
و ناظم کا عالم ہونا بھی لازمی ہے۔
دفعہ (۲۰) جمعیۃ مرکزیہ کے ارکان کی تعداد (۲۸۰) ہوگی جنمیں سے (۲۵۶) ارکان
انڈین یونین کے مختلف صوبوں اور ریاستوں سے حسب ذیل تعداد میں منتخب
ہوں گے اس تعداد میں صوبہ کے صدر و ناظم عمومی کا شامل ہونا ضروری ہے
صوبہ دہلی - (۲۱) صوبہ متحدہ آگرہ و اودھ - (۴۲) صوبہ بہار - (۴۰) صوبہ اجمیر (۴)

صوبہ بمبئی، کرناٹک، مہاراشٹر۔ (۱۶) صوبہ گجرات، کاٹھیاواڑ، کچھ ودیاستھائے متعلقہ۔ (۱۵) صوبہ متوسط وبرار۔ (۱۲) مشرقی پنجاب۔ (۱۰) مغربی بنگال۔ (۲۰) اڑیسہ (۵) صوبہ مدراس و اندھرا۔ (۱۵) ریاستہائے ہند (۱۹) صوبہ آسام (۷)

دفعہ (۲۱) دفعہ (۱۵) کے بموجب وقت معینہ تک صوبہ وار منتخب شدہ ارکان کی تعداد (۸۰) تک پہنچ جانے پر جمعیۃ مرکزیہ کی تشکیل ہو جائیگی اور اس کو جمعیۃ مرکزیہ کے تمام اختیارات حاصل ہو جائیں گے۔

دفعہ (۲۲) جمعیۃ مرکزیہ کو حق ہوگا کہ صوبجات اور ریاستہائے ہند کے منتخب اراکین کے علاوہ (۲۴) اراکین کا براہ راست انتخاب کرے۔

دفعہ (۲۳) تمام اراکین جمعیۃ مرکزیہ کے لیئے ضروری ہوگا کہ وہ دفعات (۴) (۵) کی تمام شرائط کو پورا کرتے ہوں۔

دفعہ (۲۴) جب تک صوبہ وار اراکین مرکزیہ کی منتخب شدہ تعداد اسی تک نہ پہنچ جائے۔ اس وقت تک سابقہ باختیار جماعت حسب دستور کام کرتی رہے گی۔

جمعیۃ مرکزیہ کے فرائض و اختیارات

دفعہ (۲۵) جمعیۃ مرکزیہ کے حسب ذیل اختیارات ہوں گے۔

(الف) اپنے لئے (جمعیۃ علمار ہند کے لئے) قواعد و ضوابط بنانا یا ترمیم و تنسیخ کرنا اغراض و مقاصد کی ترمیم و تنسیخ کیضرورت کیلئے حاضر ارکان کی ۲/۳ اکثریت کا فیصلہ ضروری ہوگا۔

(ب) صوبہ دار جمعیتوں کے قواعد و ضوابط کی منظوری دینا۔

(ج) جمعیۃ مرکزیہ کے عہدہ داروں کا باستثنائے صدر انتخاب کرنا۔

(د) جمعیۃ علمائے ہند کی مجلس عمومیہ کے اراکین کا اجلاس منعقد کرنا۔

(ہ) اگر کسی وجہ سے صدر یا کسی دوسرے عہدہ دار کی جگہ خالی ہو جائے تو اس کا انتخاب کرنا۔

(و) جمعیۃ علمائے ہند کے مقاصد سے جو امور متعلق ہوں انپر غور کرنا اور تجاویز منظور کرنا۔

(ح) اپنے اختیارات و فرائض کی انجام دہی کے لئے حسب ضرورت خاص خاص ماتحت جماعتیں (سب کمیٹیاں) بنانا۔

(ط) صوبہ وار جمعیتوں یا ایسی ضلعوار جمعیتوں کو جہاں صوبہ کی جمعیۃ قایم نہیں ہے جمعیۃ مرکزیہ کے ساتھ ملحق کرنا، یا ان کے الحاق کو منسوخ کرنا۔

(ی) جمعیۃ کے سرمایہ کی نگرانی کرنا اور میزانیہ کی منظوری دینا۔

(ك) اپنی منظور کردہ تجاویز پر عملدرآمد کرانے کے لئے بوقت ضرورت اپنے اختیارات میں سے مناسب اختیارات صدر یا ناظم کو باقاعدہ قرارداد کے ذریعہ سپرد کرنا۔

(ل) براہ راست تنخواہ دار ملازمین مقرر کرنا۔ معاوضہ خدمات کی مقدار معین کرنا صدر و ناظم کے مقرر کردہ اشخاص کو بحال رکھنا۔ یا برطرف کرنا۔ صدر و ناظم کے فیصلہ جات متعلقہ تقرر یا برطرفی ملازمین کی نگرانی کرکے انھیں بحال رکھنا یا منسوخ کرنا۔

(م) جمعیۃ عاملہ کی تجاویز کو آئندہ کے لئے منظور یا مسترد کرنا۔

(ن) عہدہ داروں کے کام یا حساب کی جانچ پڑتال کرانا اور جمعیۃ کی عام نگرانی کرنا

(س) جمعیۃ علمائے ہند کے مقاصد کے لئے سرمایہ فراہم کرنا۔

جمعیۃ عاملہ

دفعہ (۲۶) جمعیۃ مرکزیہ کے ارکان میں سے صدر ایک مختصر جماعت منتخب کرینگا جس کا نام مجلس عاملہ ہوگا۔ مجلس عاملہ کے اعضاء کی تعداد ۲۱ ہوگی جن میں دو ثلث علماء ہونگے۔ صدر۔ نائب صدر اور ناظم اعلیٰ بحیثیت عہدہ اس میں شامل ہونگے۔ سات ارکان کی موجودگی تکمیل نصاب (کورم) کے لئے کافی ہوگی۔ عاملہ کی اپنی منظور کردہ تجاویز جمعیۃ مرکزیہ کے آئندہ اجلاس تک نافذ العمل رہیں گی۔ مگر کسی حال میں اس کو جمعیۃ علماء کی جانب سے مذہبی فتویٰ دینے کا اختیار نہ ہوگا۔

(الف) مجلس عاملہ کا جلسہ حسب ضرورت گاہ بگاہ صدر یا ناظم اعلیٰ طلب کریگا اور خاص ضرورت کے وقت تین اراکین مجلس عاملہ کے تحریری اتفاق رائے سے بھی طلب کیا جا سکے گا۔

(ب) جمعیۃ عاملہ منظور شدہ میزانیہ کے علاوہ غیر معمولی حالات میں مزید رقم بھی صرف کر سکتی ہے جس کا حساب مجلس مرکزیہ میں پیش ہوگا۔

(ج) مجلس عاملہ کی تجاویز مرکزیہ کے آئندہ اجلاس میں بغرض منظوری پیش کرنا ضروری ہوگا۔

جمعیۃ مرکزیہ کے عہدہ داران حسب ذیل ہونگے

دفعہ (۲۷) صدر۔ نائب صدر۔ ناظم اعلیٰ۔ دو ناظم۔ ایک خازن۔

(الف) جمعیۃ مرکزیہ کے اراکین اور عہدہ داران کا انتخاب سالانہ ہوا کریگا اگر کسی وجہ سے وقت مقررہ پر انتخاب نہ ہو تو اراکین و عہدہ داران سابق تا انتخاب جدید کام کرتے رہیں گے۔

(ب) صدر۔ نائب صدر۔ ناظم اعلیٰ اور ایک ناظم کا طبقہ علماء میں سے ہونا لازم ہوگا۔

عہدہ داروں کے اختیارات و فرائض

دفعہ (۲۸) صدر و نائب صدر کے اختیارات و فرائض حسب ذیل ہوں گے۔

(الف) صدر جمعیۃ کو ان حدود کے اندر جو جمعیۃ مرکزیہ نے معین کر دی ہیں خزانہ سے رقم برآمد کرنے کا اختیار ہوگا۔

(ب) جمعیۃ مرکزیہ و عاملہ کے جلسوں کی صدارت اور ان کا نظام قایم رکھنا۔ (ج) اہم مراسلات و اعلانات جاری و شائع کرنا (د) ناظمین و عمال دفتر کے کام کی نگرانی رکھنا (ہ) صدر کو اختیار ہوگا کہ اپنی عدم موجودگی میں ... نائب صدر کو اپنے اختیارات تفویض کر دے (و) جب کہ صدر بغیر تفویض اختیارات غیر حاضر ہو جائے تو باجازت جمعیۃ عاملہ نائب صدر ان اختیارات کو استعمال کریگا اور ان فرائض کو انجام دے گا جو صدر کے لئے مذکور ہوئے ہیں ارکان مجلس عاملہ کی تحریری اجازت بھی کافی ہوگی۔

فرائض و اختیارات ناظم اعلیٰ

دفعہ (۲۹) ناظم اعلیٰ کو حسب ذیل اختیارات حاصل ہوں گے۔

(الف) مختلف شعبہ جات کو بمشورۂ صدر ناظموں میں تقسیم کرنا اور حسب ضرورت مختلف شعبہ جات کے لئے انچارج مقرر کرنا۔ (ب) دفتر کی تنظیم و ترتیب اور جمعیۃ مرکزیہ کی طرف سے جملہ مراسلات علاوہ اس مراسلت کے جو مستقلاً کسی ناظم کے سپرد کی گئی ہو۔ (ج) جمعیۃ مرکزیہ کی کارگذاری اور مجالس مرکزیہ و عاملہ کے اجلاسوں کی کارروائی کو منضبط کرنا اور اسکو رجسٹروں میں محفوظ رکھنا حساب و کتاب کو صاف رکھنا۔ (د) ماتحت ملازمین و کارکنان میں تقسیم کار اور مفوضہ شعبہ جات کی نگرانی کرنا (ہ) پچاس روپے تک ملازم کا تقرر یا برطرف کرنا۔ لیکن اس سے زائد کے لئے صدر کی تحریری اجازت شرط ہوگی (و) جمعیۃ مرکزیہ کے اجلاس میں سالانہ میزانیہ پیش کر کے منظور کرانا (ز) ششماہی گوشوارہ اخراجات منظوری کے لئے

جمعیۃ مرکزیہ کے اجلاس میں پیش کرنا۔ (ح) حاصل شدہ رقوم خزانہ میں جمع کرکے خازن سے دستخط کرانا (ط) منظور شدہ میزانیہ کے مطابق مصارف روزمرہ کے لئے پانچسو روپے کی رقم ناظم اعلیٰ اپنی تحویل میں رکھ سکتا ہے اور اسی قدر اپنے دستخطوں سے خزانہ سے برآمد کر سکتا ہے۔ اس سے زائد رقم کی برآمدگی کے لئے صدر کے دستخط ہونا بھی ضروری ہیں (ی) میزانیہ کے موافق معمولی تمام اخراجات اور غیر معمولی جو پانسو روپیہ سے زائد نہ ہوں اپنے اختیار سے کرنا (ک) میزانیہ منظور شدہ کے اندر پانچسو روپیہ سے زائد غیر معمولی مصارف کے لئے صدر سے منظوری حاصل کرنا۔ (ل) ماتحت جمعیتوں کی نگرانی کے لئے دورہ کرنا۔ (ن) اگر کوئی رقم میزانیہ کے علاوہ صرف کی گئی ہو یا کرنے کی ضرورت ہو اس کو پیش کرکے عاملہ سے منظور کرانا۔

ناظموں کے اختیارات و فرائض

دفعہ (۳۰) علاوہ ناظم اعلیٰ کے جو ناظم ازروئے دستور منتخب کئے جائیں۔ ان کے اختیارات حسب ذیل ہوں گے۔

(الف) ہر شعبہ جو کسی ناظم کے سپرد کیا گیا ہو اس شعبہ میں اس کو پورے اختیارات حاصل ہوں گے۔ (ب) ناظم اعلیٰ کی نگرانی میں اپنے اختیارات و فرائض کو انجام دینا۔ (ج) ناظم اعلیٰ کی موجودگی میں اس ناظم کو جو عالم ہو، ناظم اعلیٰ کے جملہ اختیارات حاصل ہوں گے۔ (د) اگر جملہ ناظمان عالم ہوں تو ناظم اعلیٰ کو اپنے اختیارات کسی تحریری ہدایت کے ماتحت ان میں سے کسی ایک شخص کو دینا۔

خازن کے فرائض

دفعہ (۳۱) خازن کا فرض ہوگا کہ جمعیۃ علماء ہند کی تمام رقوم کا جو اس کی تحویل میں جائیں یا واپس آئیں مفصل حساب ایک مستقل کتاب میں رکھیں۔

(الف) خزانہ کے حساب کی درستی اور صفائی ان کے ذمہ ہوگی۔ (ب) قواعد جمعیۃ کے مطابق صدر یا ناظم اعلیٰ کی تحریری یادداشت پر رقوم واپس کرے (ج) ان تجاویز

کو جو وقتاً فوقتاً مجالس عاملہ یا مرکزیہ میں مالیہ کے متعلق منظور ہوں، پیش نظر رکھے۔

جمعیۃ علماء ہند کے جلسے

دفعہ (۳۲) جمعیۃ علماء ہند کے متعلقہ جلسے تین قسم کے ہوں گے۔ (۱) مجلس عاملہ کے جلسے (۲) جمعیۃ مرکزیہ کے جلسے (۳) جمعیۃ عمومیہ کے جلسے۔

دفعہ (۳۳) جمعیۃ مرکزیہ کے جلسے ششماہی منعقد ہوں گے جو مناسب تاریخوں میں صدر یا ناظم طلب کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ کوئی خاص مجبوری نہ ہو۔

دفعہ (۳۴) ماتحت جماعتوں کے جلسے ان جماعتوں کا صدر یا ناظم اعلیٰ یا داعی طلب کر سکتا ہے اور جماعت عاملہ کے جلسے تنہا صدر یا ناظم اعلیٰ یا تین ارکان جمعیۃ عاملہ کی تحریری درخواست پر طلب کئے جا سکتے ہیں اور جمعیۃ مرکزیہ کے غیر معمولی جلسے جمعیۃ عاملہ یا دس ارکان جمعیۃ مرکزیہ کی تحریری درخواست پر طلب کئے جا سکتے ہیں۔

دفعہ (۳۵) جمعیۃ عمومیہ کا اجلاس سالانہ منعقد ہوا کرے گا۔ اس میں ارکان جمعیۃ مرکزیہ اور ارکان جمعیۃ صوبہ شامل ہوں گے جس صوبہ میں جمعیۃ صوبہ قایم نہ ہو وہاں اضلاع کی ملحقہ جمعیتوں کو بحیثیت صوبہ حق رکنیت حاصل ہوگا۔

دفعہ (۳۶) جمعیۃ مرکزیہ کے اجلاس کا کورم (۵۰) اور جمعیۃ عمومیہ کے اجلاس کا کورم (۱۰۰) ہوگا۔

دفعہ (۳۷) جمعیۃ عمومیہ کے اجلاس کے لئے انتخاب مضامین جمعیۃ مرکزیہ کرے گی سہولت کار کے لئے جمعیۃ عاملہ کو تجاویز مرتب کر کے مجلس انتخاب مضامین پیش کرنے کا حق ہوگا۔

دفعہ (۳۸) تمام ملتوی شدہ جلسوں کے لئے نصاب کی تکمیل ضروری نہ ہوگی۔ بشرطیکہ دونوں جلسوں کی باقاعدہ اطلاع ارکان کے نام دفتر سے جاری ہوئی ہو اور جبکہ کوئی جلسہ تکمیل نصاب کے بعد شروع ہو گیا ہو تو اثنار نشست میں یا التوار کے بعد اس جلسہ کی آئندہ نشستوں میں نصاب سے کم ہو جانا مضر نہ ہوگا۔

دفعہ (۳۹) جمعیۃ مرکزیہ اور عمومیہ کے اراکین کو تجاویز پاس کرنیکا اختیار ہوگا۔

لیکن ایسے مذہبی مباحث میں جو فتویٰ کی حیثیت رکھتے ہوں صرف علماء کی رائے معتبر ہوگی۔

دفعہ (۴۰) جمعیۃ عمومیہ کے اراکین کا غیر معمولی جلسہ بھی طلب کیا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ مرکزی جمعیۃ عاملہ اسکے انعقاد کو ضروری سمجھے یا جمعیۃ مرکزیہ کے ۲۵ ارکان کی تحریری درخواست کے ذریعہ اس کا مطالبہ کیا جائے۔ اس دوسری صورت میں تاریخ وصولی درخواست سے دو ماہ کے اندر اندر جلسہ طلب کرنا ضروری ہوگا۔

دفعہ (۴۱) جمعیۃ عاملہ کو صوبہ وار انتخاب کے متعلق بے قاعدگی کی شکایت کی سماعت اور فیصلہ کا حق حاصل ہوگا۔

دفعہ (۴۲) جمعیۃ عمومیہ کو حق ہوگا کہ جمعیۃ مرکزیہ کی منظور شدہ تجاویز کو آئندہ کے لئے مسترد کر دے لیکن ایسا کرنے کیلئے اراکین موجودہ کے دو ثلث کا اتفاق رائے ضروری ہے

دفعہ (۴۳) تمام اجلاسوں میں بجز ان مستثنیٰ صورتوں کے جن میں کثرت رائے کو کسی زائد قید سے مقید کیا گیا ہو زیر بحث امور کا فیصلہ کثرت رائے سے ہوگا۔

دفعہ (۴۴) ضروری حالات میں ارکان جمعیۃ عاملہ و مرکزیہ کی تحریری رائے طلب کی جا سکتی ہے۔

دفعہ (۴۵) جمعیۃ مرکزیہ کے اجلاسوں کی اطلاع کے ساتھ مضامین زیر بحث کے اجمالی عنوانات (ایجنڈا) بھیجنے ضروری ہوں گے۔

دفعہ (۴۶) ضروری حالات کے سوا عام طور پر تاریخ انعقاد سے اجلاس جمعیۃ مرکزیہ کیلئے دو ہفتہ اور اجلاس جمعیۃ عمومیہ کیلئے ایک ماہ پیشتر اطلاعات و اعلانات جاری کرنا لازم ہوگا۔

دفعہ (۴۷) تبدیل مرکز، انتخاب عہدہ داران، قواعد کی منظوری، یا ترمیم و تنسیخ کی کارروائی اسی جلسہ میں ہو سکے گی۔ جس کے ایجنڈا میں اس کی تصریح کر دی گئی ہو۔ اور جلسہ کی اطلاع تاریخ انعقاد سے مقررہ مدت کے مطابق جاری کی گئی ہو۔

دفعہ (۴۸) اجلاس میں مضامین مندرجہ ایجنڈا کی باہمی ترتیب قایم رکھنی ضروری نہ ہوگی بلکہ صدر کے اختیار تمیزی پر چھوڑ دیا جائے گا۔

دفعہ (۴۹) مضامین غیر مندرجہ ایجنڈا صدر کی اجازت سے پیش ہو سکیں گے۔

دفعہ (۵۰) جمعیۃ مرکزیہ اور جمعیۃ صوبہ کے ایک مرتبہ قائم ہو جانے کے بعد جن صوبوں یا اضلاع میں نئی جمعیتیں قائم ہوں ان کے لئے لازم ہوگا کہ اضلاع صوبوں سے اور صوبے مرکزیہ سے اپنا الحاق کرالیں۔

دفعہ (۵۱) جمعیۃ مرکزیہ کے ہر رکن کو فیس رکنیت سالانہ مبلغ تین روپیہ، جمعیۃ صوبہ کے ہر رکن کو دو روپیہ۔ جمعیۃ ضلع کے ہر رکن کو ایک روپیہ اور مقامی جمعیۃ کے ہر رکن کو ۸ر سالانہ فیس رکنیت ادا کرنا ضروری ہوگا اور در صورت عدم ادائیگی فیس رکنیت حق رائے دہی حاصل نہ ہوگا۔

ابتدائی ممبری کی فیس (۴ر) سالانہ اس کے علاوہ ہوگی۔

دفعہ (۵۲) تمام اضلاع کو لازم ہوگا کہ وہ آخر نومبر تک ابتدائی ممبر بنائیں اور دسمبر کے پہلے ہفتہ میں فہرست مکمل کرکے ماہ دسمبر کی کسی تاریخ میں ضلع کی جمعیۃ اور صوبہ کے ارکان کو منتخب کرلیں۔

صوبہ کی جمعیۃ علماء کے ارکان جو اضلاع سے منتخب ہو کر آئیں ان کو لازم ہوگا کہ صوبہ کی جمعیۃ علماء کے عہدہ داران اور جمعیۃ مرکزیہ کے ارکان کا انتخاب جنوری میں کرکے مرکز کو اطلاع کردیں مرکزی جمعیۃ عاملہ کو لازم ہوگا کہ وہ مارچ کی کسی تاریخ میں اجلاس عمومی کا اعلان کرے اور اسی میں عہدہ داران کا اور ان ارکان کا جنکو انتخاب کرنے کا مرکزیہ کو حق ہے انتخاب کرلیں ان تاریخوں میں تبدیلی یا توسیع کا بوقت ضرورت مجلس عاملہ کو حق ہوگا۔

دفعہ (۵۳) جمعیۃ صوبہ ارکان مرکزی کے انتخاب کے وقت ہی صدر مرکزیہ کا انتخاب کریگی اور صوبوں کی کثرت سے صدر منتخب ہوگا اور بصورت مساوات مجلس عاملہ کو ترجیح کا حق ہوگا۔

دفعہ (۵۴) جمعیۃ عمومیہ کا جو صدر منتخب ہوگا۔ وہ آئندہ اجلاس تک مستقل صدر جمعیۃ رہے گا۔

مالی نظام

دفعہ (۵۵) ضلع صوبہ، مرکز کی جمعیتیں اپنا اپنا سالانہ میزانیہ (بجٹ) خود منظور کریں گی لیکن ضروری ہوگا کہ بعد منظوری اضلاع صوبہ میں اور صوبجات مرکز میں بجٹ کی صحیح نقل اطلاع کے لئے بھیجدیں۔

دفعہ (۵۶) مقامی جمعیتہ ابتدائی ممبری کی فیس کا ایک ثلث جمعیتہ ضلع کو اور جمعیتہ ضلع اپنی آمدنی کا ایک ثلث جمعیتہ صوبہ کو بھیجدے اور جمعیتہ صوبہ اپنی کل آمدنی کا اسی طرح ایک ثلث دفتر جمعیتہ مرکزیہ میں بھیجدے۔ ماتحت جمعیتوں کو لازم ہوگا کہ آمد وخرچ کا سالانہ گوشوارہ رقم کے ساتھ صدر دفتر میں بھیجدے۔

دفعہ (۵۷) خاص ضرورت کے مواقع میں ضلع کی جمعیتہ صوبہ سے اور صوبہ کی جمعیتہ مرکزیہ سے بقدر ضرورت کسی رقم کا مطالبہ کر سکیگی اور صوبہ یا مرکز کو امدادی رقم دینا ضروری ہوگا۔

دفعہ (۵۸) جمعیتوں کا سرمایہ خزانہ جمعیتہ کے نام سے موسوم ہوگا اور جمعیتہ کے تمام اخراجات اسی سرمایہ سے کئے جائیں گے۔

دفعہ (۵۹) ہر قسم کی رقم اور عطیہ کی رسید دفتر جمعیتہ سے دیجائیگی جسپر ناظم کے دستخط اور جمعیتہ کی مہر ہوگی۔

دفعہ (۶۰) جمعیتہ کا سرمایہ خازن جمعیتہ کی تحویل میں رہیگا اور اسکا حساب دفتر جمعیتہ میں رکھا جائیگا۔

متفرق قواعد

دفعہ (۶۱) اضلاع اور صوبہ جات کی جمعیتوں کی املاک غیر منقولہ جمعیتہ مرکزیہ کی ملکیت ہوں گے۔ اور ضلع وصوبہ کی جمعیتوں کو بغیر مرکزی جمعیتہ کی تحریری اجازت کے ان کے تحویل وانتقال کا حق نہ ہوگا۔

دفعہ (۶۲) جمعیتہ مرکزیہ کو اپنے اجلاس میں ان شکایات کو سُننے کا اختیار ہوگا جو کسی رکن جمعیتہ مرکزیہ کی جانب سے کسی دوسرے رکن جمعیتہ کے متعلق پیش کی گئی ہوں اور اس جلسہ کے ایجنڈے میں ان کی تشریح ان الفاظ سے کی گئی ہو۔ شکایت متعلقہ فلاں یا شکایت

متعلقہ رکن جمعیۃ مرکزیہ اور حسب ذیل حالات میں اسکو ایسے رکن کے معزول کرنیکا اختیار ہوگا
(۱) قوانین جمعیۃ کی ایسی خلاف ورزی کی گئی ہو۔ جس سے مقاصد جمعیۃ کو ضرر پہنچتا ہو۔ (۲)
متواتر تین معمولی جلسوں میں بغیر کسی مجبوری کے بلا اطلاع غیر حاضر رہا ہو۔

دفعہ (۶۳) جمعیۃ مرکزیہ کو کسی عہدیدار کی شکایت اپنے ایسے اجلاس میں سننے کا اختیار ہوگا۔ جس کیلئے ایجنڈے میں شکایت کرنیوالے ممبران اور جنکی شکایت ہے ان کے نامونکی تصریح کی گئی ہو۔ جمعیۃ مرکزیہ کو اختیار ہوگا کہ وہ شکایت کی تحقیقات اور عہدہ داران سے جواب مانگنے کے بعد معاملہ کا فیصلہ کرے۔ مگر عہدیداران کے خلاف کسی قسم کی کارروائی کرنیکے لئے موجودہ ارکان مرکزیہ کے دو ثلث کا اتفاق اس کارروائی کیلئے ضروری ہے۔

دفعہ (۶۴) دونوں دفعات بالا کے سلسلہ میں جس شخص کے متعلق شکایت ہے وہ غور اور بحث کے وقت جلسہ میں شریک نہ ہو سکے گا الا یہ کہ اس کو جواب دینے کیلئے بلایا گیا ہو۔

دفعہ (۶۵) جمعیۃ علماء ہند کا صدر دفتر دہلی میں رہیگا لیکن بوقت ضرورت جمعیۃ مرکزیہ کی دو ثلث کثرت رائے سے کسی مناسب مقام میں تبدیل ہو سکے گا۔

دفعہ (۶۶) جمعیۃ علماء ایسی مقامی مجالس کو جن کے مقاصد جمعیۃ علماء کے مقاصد کے خلاف نہ ہوں اور ان کی سرگرمیاں جمعیۃ پر مخالفانہ اثر انداز نہ ہوں ان کے مقصد کی تائید کے لئے اپنے ساتھ الحاق کر سکتی ہے۔

(مولانا) محمد حفظ الرحمٰن
ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء ہند
جمادی الثانیہ ۱۳۶۷ھ اپریل ۱۹۴۸ء